فون نمبر ۹۴ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

خطبہ نمبر ۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۶ وفا ۱۳۴۵ ہش | ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ | ۶ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۵۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ تمہیں ایک ایسی جماعت بنانا چاہتا ہے کہ تم دنیا کیلئے راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

تم پنج وقتہ نماز اور اپنی اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے

"چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آئے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کیلئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے۔ وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص۴۴)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۵ جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل [redacted]

○ جملہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امیر ضلع بہاولنگر کا انتخاب مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۶ء کو بروز جمعہ بہاولنگر میں ہوگا۔ تمام صدر صاحبان بغرض رائے دہی شرکت فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

○ برادرم عزیز سید حمید احمد صاحب بی سی ایس ابن محترم ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ طاہرہ نکہت صاحبہ بنت محترم راجہ علی محمد صاحب بروز جمعۃ المبارک ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعوض ۶ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اپنے فضلوں اور رحمتوں کا موجب بنائے آمین

(محمد سعید احمد قائد خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر)

○ مبلغ انڈونیشیا مکرم صالح الشبیبی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ انہیں عرصہ سے دوران سر (سر میں چکروں) کی شکایت ہے نیز کثرت بول کا عارضہ بھی ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

○ مبشرہ بدر لعمر ۱۰ ماہ بنت شیخ خادم حسین صاحب ریٹائرڈ سیکشن آفیسر وزارت خارجہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے حال ہی میں اسے جناح ہسپتال کراچی میں زخموں کا اپریشن ہوا ہے لیکن تا حال زخم مندمل نہیں ہوتے بخار بھی مسلسل آرہا ہے زخون بھی دو دفعہ دیا جا چکا ہے۔ احباب جماعت بچی کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت تو بہتر ہے لیکن حالت تا حال تسلی بخش نہیں۔ تشویش بدستور قائم ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد بشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہر ظلمت جو اُٹھتی ہے اس کا پہلا نشانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں۔

اس کے بعد وہ لوگ ایذا رسانیوں سے حصّہ لیتے ہیں جنہوں نے طفیلی طور پر آنحضرت کے نور سے حصہ لیا

اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم ہے کہ ان ایذا رسانیوں کی پرواہ نہ کرو اور صبر اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اعمال صالحہ میں مشغول رہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ جون ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی آیت

لتبلون فی اموالکم و انفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم و من الذین اشرکوا اذیً کثیراً فان تصبروا و تتقوا فان ذالک من عزم الامور

تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ فرمایا کہ

"تمہیں تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں کے متعلق ضرور آزمایا جائے گا اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی، اور ان سے بھی جو مشرک ہیں بہت دکھ دینے والا کلام سنو گے۔ اگر تم صبر کرو گے اور تقوےٰ اختیار کرو گے۔ تو یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

پھر فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا

ہمارے زمانہ سے بہت گہرا تعلق ہے

اور دراصل یہ قرآنی پیشگوئی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اہل علم مسلمان اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف میں آخری زمانہ کے بارے میں ایک پیشگوئی ہے اور اس کے ساتھ خدا کی طرف سے نصیحت کے طور پر ان کو حکم ہے جس کو ترک کرنا سچے مسلمان کا کام نہیں ہے اور وہ یہ ہے۔ لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذیً کثیراً فان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور" یہ مدنی سورۃ ہے اور یہ اس زمانہ کے لوگوں کو وصیت کی گئی ہے کہ جب ایک مذہبی آزادی کا زمانہ ہو گا کہ جو کوئی کچھ سخت گوئی کرنا چاہے۔ تو وہ کر سکے گا۔ جیسا کہ یہ زمانہ ہے۔ تو کچھ شک نہیں کہ یہ پیشگوئی اسی زمانہ کے لئے تھی۔ اور اسی زمانہ میں پوری ہوئی۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ جو اس آیت میں اذیً کثیراً کا لفظ ایک عظیم الشان ایذا رسانی کو چاہتا ہے۔ وہ کبھی کسی صدی میں

اس سے پہلے اسلام نے دیکھی ہے۔" (اشتہار ۴ مئی ۱۸۹۸ء)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک دوسری جگہ

تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے جو اپنے دین اور اپنے رسول کے لئے ہم سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔ وہ ہمیں رد لکھنے کی جابجا ترغیب دے کر بدزبانی کے مقابل پر یہ حکم فرماتا ہے کہ جب تم اہل کتاب اور مشرکوں سے دکھ دینے والی باتیں سنو اور ضرور ہے کہ تم آخری زمانہ میں بہت سے دلآزار کلمات سنو گے۔ پس اگر تم اس وقت صبر کرو گے تو خدا کے نزدیک

اولوالعزم سمجھے جاؤ گے"

دیکھو یہ کیسی نصیحت ہے اور یہ خاص اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ ایسا موقعہ اور اس درجہ کی تحقیر اور توہین اور گالیاں سننے کا نظارہ اس سے پہلے کبھی مسلمانوں کو دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ یہی زمانہ ہے جس میں ہزارہا توہین اور تحقیر کی کتابیں تالیف ہوئیں۔ یہی زمانہ ہے جس میں ہزارہا الزام محض افترا کے طور پر ہمارے نبی، ہمارے سیّد و مولیٰ ہمارے ہادی و مقتدا جناب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ افضل الرسل خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگائے گئے ہیں۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ قرآن شریف میں یعنی سورہ آل عمران میں یہ حکم ہمیں فرمایا گیا ہے کہ "تم آخری زمانہ میں نامنصف پادریوں اور مشرکوں سے دکھ دینے والی باتیں سنو گے۔ اور طرح طرح کے دلآزار کلمات سے ستائے جاؤ گے اور ایسے وقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک صبر کرنا بہتر ہو گا"۔ یہی وجہ ہے کہ ہم بار بار صبر کے لئے تاکید کرتے ہیں"۔

(فریاد درد صفحہ ۱۶)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ہاں خدا نے ہم پر فرض کر دیا ہے کہ جھوٹے الزامات کو

حکمت اور موعظہ حسنہ

کے ساتھ دور کریں اور خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ اور ہمیشہ نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے۔ بجز اس صورت کے کہ بعض اوقات مخالفوں کی

طرف سے نہایت سخت اور فتنہ انگیز تحریریں پا کر کسی قدر سختی مصلحت آمیز اس غرض سے ہم نے اختیار کی کہ تا قوم اس طرح سے اپنا معاوضہ پا کر وحشیانہ جوش کو دبائے رکھے اور یہ سختی نہ کسی نفسانی جوش سے اور نہ کسی اشتعال سے بلکہ محض آیت وجادلھم بالتی ھی احسن پر عمل کر کے ایک حکمتِ عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی اور وہ بھی اس وقت کہ مخالفوں کی توہین اور تحقیر اور بدزبانی انتہاء تک پہنچ گئی۔ اور ہمارے سید و مولا، سرورِ کائنات فخر موجوداتؐ کی نسبت ایسے گندے اور پُرشر الفاظ ان لوگوں نے استعمال کئے کہ قریب تھا کہ ان سے نقضِ امن پیدا ہو۔" (فریاد درد)

گندہ دھنی اور دلآزار باتیں

تاریک دل اور تاریک زبان سے نکلتی ہیں اور ضرور تھا کہ سب سے زیادہ اس قسم کے حملوں کا نشانہ وہ ذات بنے جو ہر لحاظ سے سب سے زیادہ منور تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ساری دنیا یہ زمین اور یہ آسمان اور یہ ستارے سب کچھ اس لئے پیدا کیا گیا کہ مخلوقات میں سے ایک ہستی، ایک وجود محمد مصطفیٰؐ کا ظاہر ہونے والا تھا۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے "فنا فی نور ربہ" کا مقام حاصل کیا۔ اور اس نور میں گم ہو کر آپؐ کامل اور مجسم نور بن گئے اور ان عالمین (زمین اور آسمان) میں جہاں بھی جو نور نظر آتا ہے وہ آپؐ کے طفیل ہی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ

حقیقی نور اللہ کی ذات ہے،

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لیکن یہ بھی درست ہے کہ اس دنیا میں اس نورِ محسن نے اپنے نور کی جو تقسیم کی ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل کی ہے۔ ہر نور جو ہمیں نظر آتا ہے وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی نظر آتا ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات نہ ہوتی تو دنیا میں کسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے نور سے حصہ نہ ملتا بلکہ دنیا پیدا ہی نہ ہوتی۔ اس لئے ہر ظلمت جو اٹھتی ہے اس کا پہلا نشانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہوتی ہے اور اسکے بعد وہ لوگ ان ایذاء رسانیوں سے حصہ لیتے ہیں جنہوں نے طفیلی طور پر اور ظلی اور انعکاسی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے حصہ لیا ہوتا ہے۔ ایسے پاک وجود جو امتِ محمدیہ میں اس نور سے طفیلی طور پر حصہ لینے والے ہیں۔ وہ طفیلی طور پر ایذاء رسانی سے بھی حصہ لینے والے ہیں۔ اسی لئے

ہمیں یہ نظر آتا ہے

کہ جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس جہان میں سب سے زیادہ گالیاں دی گئیں۔ سب سے زیادہ تحقیر کے ساتھ آپؐ کا نام لیا گیا، سب سے زیادہ گند آپؐ کے خلاف اچھالا گیا۔ سب سے زیادہ گندی تحریریں اور بدبودار باتیں اس نورِ مجسم کے خلاف لکھی گئیں۔ وہاں امتِ محمدیہ کے دوسرے پاک وجودوں کے متعلق بھی بہت زیادہ گند اچھالا گیا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی نہج پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نور میں گم ہو گئے اور اس میں فنا ہو کر قربِ تام حاصل کر لیا اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی نے سب سے زیادہ تحقیر آمیز اور گندی باتیں مخالفین سے سُنیں تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے۔ پھر وہ جنہوں نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق طفیلی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نور حاصل کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء کو بھی طفیلی رنگ میں اذًی کثیرًا سُننا پڑتا ہے اور آپؑ کی جماعت کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو گند اچھالا جاتا ہے برداشت کرنا پڑتا ہے۔ پھر ان پاک وجودوں کے متعلق (جنہوں نے طفیلی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نور حاصل کیا) جو گندہ دھنی کی جاتی ہے وہ بھی جماعت کو سُننا پڑتی ہے۔ اور یہ دُکھ انہیں سہنا پڑتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کو

خاص طور پر تاکیدی حکم

دیا ہے اور وصیت کی ہے کہ جب تم اس قسم کی گالیاں سُنو اور تحقیر آمیز باتیں تمہارے کانوں میں پڑیں۔ اس وقت تم اس طرف متوجہ ہی نہ ہو بلکہ صبر اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اعمالِ صالحہ میں مشغول رہو۔ اپنے راستہ پر گامزن رہو۔ ان تبروں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو بلکہ اپنی نگاہ اپنے مقصود کی طرف لگائے رکھو۔ تمہارا مقصود صرف خدا تعالیٰ کی رضاء کا حصول ہے اس سے نہ ہٹو۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کو یاد رکھو کہ صبر سے کام لو۔

صبر کے ایک معنی یہ ہیں

کہ خدا تعالیٰ کے جو احکام اور اوامر شریعتِ حقہ میں پائے جاتے ہیں اپنے آپ کو ان اوامر پر مضبوطی سے قائم رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو بجا لا کر اس کی رضاء کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

صبر کے دوسرے معنی

یہ ہیں کہ جن نواہی سے اس نے روکا ہے ہم اپنے آپ کو ان کے قریب بھی نہ جانے دیں۔ تا اللہ تعالیٰ کا غضب ہم پر نہ بھڑکے۔

پس اگر اس طرح ہم تقویٰ اختیار کر لیں گے۔ اگر ہم خدا کی پناہ میں آجائیں گے۔ اگر ہم اس کو اپنی ڈھال بنا لیں گے تو پھر دشمن کا کوئی وار ہمیں نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

جیسے کہ مال اور جان کی قربانی ہمیں دینی ہے۔

جذبات کی قربانی

بھی ہمیں دینی ہوگی۔ یہ خدا تعالیٰ کا امتحان ہے جو وہ لیا کرتا ہے اس سے ہم مومن ہو کر بچ نہیں سکتے۔ ہمیں اموال کی قربانی دینی پڑے گی۔ اور اگر موقع ہوا تو جانوں کی قربانی بھی دینی پڑیگی اور اگر موقع ہوا تو جذبات کی قربانی بھی دینی پڑے گا۔

پس اس زمانہ میں خدا تعالیٰ جذبات کی قربانی بھی لینا چاہتا ہے۔ اور لے رہا ہے۔ یہ ہمارے حملہ آور مخالف جو کبھی ہمارے اموال پر حملہ کرتے ہیں۔ کبھی ہماری جانوں پر حملہ کرتے ہیں اور کبھی ہماری عزتوں پر اور کبھی ہمارے پیاروں کی عزتوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی پناہ میں نہ ہوں۔ اگر وہ ہماری ڈھال نہ بنے تو بے شک ہمیں ہر قسم کا نقصان پہنچ سکتے ہیں۔

پس اگر ہم اپنے آپ کو خدا کی پناہ میں دے دیں، اگر ہم اسے اپنی ڈھال بنا لیں تو خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے کون ہے جو خدا تعالیٰ کی ڈھال پر ضرب لگائے اور چکنا چور نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے مواقع پر ہمیں

صبر اور تقویٰ سے کام لینے کی نصیحت

فرمائی ہے اور ہمیں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے اور دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے تا ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوں اور تا خدا تعالیٰ کی یہ جماعت جو احمد کی طرف منسوب ہونے والی ہے اور جس کا دعویٰ ہے کہ وہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کی فدائی ہے اور اپنے مولا اور اپنے رب اور اپنے پیدا کرنے والے کی عاشق زار ہے۔ اس کے متعلق جب مستقبل کا تاریخ دان تاریخ کے ورق الٹ رہا ہو۔ تو اسے بڑے واضح، روشن اور نمایاں طور پر ان اوراق میں لکھا نظر آئے کہ کتے بھونکتے رہے اور

پرستاران و جانثاران حضرت احدیت

کا یہ قافلہ صراطِ مستقیم پر رواں دواں اپنی منزل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ خدائے قادر و توانا کی رضا کا سایہ ان کے سروں پر تھا اور ملائکہ کی افواج ان کے دائیں بھی تھیں اور بائیں بھی۔ یہاں تک کہ وہ قافلہ اپنے مطلوب اپنے مولےٰ کو جا ملا۔ اور آخری کامیابی اسے حاصل ہوئی۔

آپ کے عزم کی ضرورت

الفضل ایک دینی اخبار ہے۔ اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔

اس کے لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ (مینیجر الفضل)

پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

(۱)

سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اتنا بلند اور عظیم الشان ہے کہ جو کسی نبی کو حاصل نہیں ہوًا اور نہ ہی ہو گا۔ ہر نبی ایک مخصوص قوم اور محدود علاقہ کے لئے مبعوث ہؤا مگر سیّد الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کے ارشاد اور وحی سے دُنیا کو مخاطب کرتے ہوئے یوں اعلان کیا:۔

یا ایّھا الناس انی
رسول اللہ الیکم جمیعا

ہیں تم سب کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔

یہ وہ اعلانِ بعثت ہے جو کسی نبی اور رسول نے نہیں کیا اور نہ ہی خدا تعالےٰ نے اتنے مقامِ عظیم سے سوائے سیّد الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی کو نوازا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو بطور معجزہ کے ایسے کمالات۔ فضائل اور محامد عطا فرمائے جو لاثانی تھے۔ آپ کو غیر معمولی ذہنی اور فکری صلاحیتوں سے مالا مال کیا گیا۔ آپ کے ذریعہ سے دنیا کو اس قسم کی تعلیمات۔ ارشادات اور احکام دئے گئے جو مشرق و مغرب کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے تھے اور دوسرے مذاہب وانبیاء کے بالمقابل اکمل اور افضل تھے۔ آپ کے قلبِ طہر پر اس عظیم الشان کتاب القرآن الکریم کا نزول مبارک ہوًا جس کو خدا تعالےٰ نے بطور معجزہ قرار دیا اور دنیا کو گرجنے والے الفاظ میں یوں للکارا:۔

"قل لئن اجتمعت
الانس والجنّ علیٰ
ان یاتوا بمثل ھذا القرآن
لا یاتون بمثلہ ولو کان
بعضھم لبعض ظھیرا۔"

کہ اگر عوام و خواص اس مقصد کے لئے متحد بھی ہو جائیں کہ وہ اس قرآن کریم کی مثل لائیں تو وہ ہرگز ہرگز اس کی مثل نہیں لا سکیں گے اگرچہ وہ باہمی طور پر ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

جو وحی ربانی حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اسکے متعلق یہ حتمی پیشگوئی ہے کہ

اناّ نحن نزّلنا الذکر
وانّا لہٗ لحٰفظون

کہ ہم نے ہی اس کو اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے چنانچہ مخالفینِ اسلام کی یہ کوششیں ناکام ہو چکی ہیں کہ وہ قرآنِ کریم میں کسی قسم کی تحریف ثابت کر سکیں بلکہ انہیں اس کا اعتراف ہے کہ یہ وہی قرآن ہے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ پر نازل ہوًا تھا۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں زیرِ لفظ قرآن لکھا ہے

کہ یورپین علماء کی یہ کوششیں
کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن
میں بعد کے زمانہ میں بھی
کوئی تبدیلی ہوئی بالکل
ناکام ثابت ہوئی ہیں۔

تمام انبیاء علیہم السّلام نے اپنی نبوت۔ صداقت اور حقانیت کو معجزات کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور دوسری طرف حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو اپنی صداقت اور فضیلت کے لئے بطور معجزہ کے پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"مامن الانبیاء
نبیّ الّا اعطی ما مثلہ
اٰمن علیہ البشر و
انما کان الذی
اوتیت وحیًا اوحاہ اللہ
الیّ فارجوان اکون
اکثرھم تابعًا یوم القیامۃ"
(بخاری جلد ۳)

یعنی ہر نبی کو اس کی مثل معجزہ عطا کیا گیا ہے جس کی وجہ سے لوگ اس پر ایمان لائے لیکن جو معجزہ مجھے دیا گیا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی وحی ہے جو اس نے مجھ کو کی ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کی نسبت میرے پَیرو زیادہ ہوں گے۔

مذکورہ بالا حدیث میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وحی کا دوسرے انبیاء کی وحی سے موازنہ کرتے ہوئے اپنی وحی کا افضل و اکمل ہونا بیان فرمایا ہے اور اسے ایک معجزہ خالدہ قرار دیا ہے۔

(۲)

جن مشکلات اور مصائب کا سامنا آپکو کرنا پڑا وہ کسی نبی کو نہیں کرنا پڑا۔ آپ جس ماحول میں مبعوث ہوئے وہ بُت پرستی کا ماحول تھا۔ ۳۶۰ بُت عبادت کے لئے کعبہ میں رکھے ہوئے تھے جن کی رات دن پوجا ہوتی اور ہر قبیلہ کا بُت الگ الگ تھا چنانچہ ان بتوں کی تفصیل مشہور کتاب "الاصنام" میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بُت پرستی عربوں میں بطور عقیدہ اور مذہب کے راسخ ہو چکی تھی اور اس بت پرستی کی وجہ سے عربوں کی اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی۔ شراب نوشی میں سرشار ہونا ان کی سوسائٹی کا جزو لاینفک ہو گیا تھا۔ فسق و فجور میں زندگی گذارنا انکا مشغلہ تھا ہر قسم کی بدکاری ان میں پائی جاتی تھی۔ بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عربوں کی اخلاقی اور اعتقادی حالت کا نقشہ یوں کھینچا ہے ؎

صادفتھم قومًا کروثٍ ذلّۃً
فجعلتھم کسبیکۃ العقیان

یعنی تونے ان کو گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا پھر تونے ان کو خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

عام جہالت تھی۔ قریشِ مکہ آپؐ کے سخت مخالف تھے۔ کفار کے قلوب میں آپکے خلاف سخت عناد تھا۔ قبائل میں طوائف الملوکی تھی۔ انہوں نے آپ کے خلاف عَلمِ بغاوت بلند کیا۔ چنانچہ جنگِ احزاب میں قبائل کا بڑا دخل تھا۔ یہود مذہبی لحاظ سے مخالفت میں پیش پیش تھے انہوں نے آپ کو ہلاک کرنے کی سازش کی مگر ناکام ہوئے کسریٰ اور قیصر نے آپ کو (نعوذ باللہ) ختم کرنے کا منصوبہ بنایا مگر کسریٰ خود قتل ہو گیا اور قیصر کو جنگِ تبوک میں شکستِ فاش ہوئی اللہ تعالےٰ نے ان تمام مشکلات میں آپ کو غیر معمولی کامیابی دی۔ آپنے ارشادِ ربانی سے اعلان فرمایا۔

اعلموا انّ اللہ یحی الارض
بعد موتھا۔

سُن رکھو اور اس کو اچھی طرح سے جان لو کہ یہ زمین جو روحانی لحاظ سے مُردہ ہو چکی ہے اور بر و بحر میں فساد ہی فساد ہے اب اللہ تعالےٰ اس کو از سرِ نَو زندہ کر دیگا۔

چنانچہ حقائق اور واقعات کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو آپ نے اس عرب قوم کو جو روحانی زندگی عنایت فرمائی وہ صرف توحید کی برکت سے ہوئی آپ نے توحید کا سبق ایسے انداز میں دلنشین کرایا کہ وہ لوگ جو بُتوں اور شراب کے مٹکوں کے متوالے تھے وہ توحید کے نشہ میں سرشار ہو گئے اور آپ کی قوتِ قدسیہ سے عظیم الشان انقلاب ظہور میں آیا جس کا اعتراف معاندینِ اسلام کو بھی ہے۔ چنانچہ پادری غلام مسیح اپنی کتاب کوائف العرب میں رقمطراز ہیں:۔

"زمانہ زیرِ نظر میں اہلِ عرب کی
گذشتہ شان ہی مفقود نہ تھی
بلکہ اسی زمانہ میں خارجی اور
اندرونی آفتیں وسطِ عرب کی
آبادی کا خون چوس رہی تھیں
جن سے خلاصی اور رہائی پانا
انسانی عقل و فکر اور قوت و طاقت
کی حدود سے باہر ہو چکا تھا۔
اہلِ عرب کا اپنے بندھنوں سے
آزاد ہونا اور اپنی آزادی و حرّیت
کو پھر حاصل کرنا واقعی قدرت کے
معجزانہ کام پر منحصر تھا جس کا
کوئی حق پسند انسان ہرگز
انکار نہیں کر سکتا۔ چونکہ خدا
نے یہ عظیم الشان کام حضرت مکّی
و مدنی کی معرفت کیا تھا۔ اسی
وجہ سے ہمارے زمانہ کی ۴ کروڑ
آبادی عرب اور اس کے
فرزندِ اعظم کی عزّت و حرمت
کر رہی ہے!"

(۳)

حضور کی سیرتِ مبارکہ اور حیاتِ طیبہ کا ایک ایک صفحہ اس امر پر زندہ گواہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو بلند اخلاق و عادات سے نوازا۔

تمام صفات حسنہ سے آپؐ متصف تھے مصائب میں آپؐ نے وہ استقلال دکھایا کہ بدترین دشمن بھی آپؐ کو آج خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہے۔ آپؐ کی اس خوبی نے دشمنان اسلام اور کفار و مشرکین کی صفوں کو متزلزل کر دیا۔ انسانی کمالات میں شمار کی جانے والی تمام خوبیاں آپؐ پر ختم تھیں۔ حضرت بانی احمدیت کیا ہی خوب فرماتے ہیں ؎

ختمت علیہ صفات کل مزیۃ
ختمت بہ نعماء کل زمان

ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپؐ میں کامل طور پر موجود ہیں اور ہر زمانہ کی نعمت آپؐ کی ذات پر ختم ہے۔ الغرض استقلال استقامت۔ عفو و درگزر، حلم و صبر قناعت۔ توکل۔ ایثار۔ جرأت صدق وغیرہ میں آپؐ کمال کو پہنچے ہوئے تھے چنانچہ جب آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ آپؐ کی بعثت کی بنیادی غرض کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی حضورؐ کے پہلے انبیاء سے بھی اچھے اخلاق اور عادات حسنہ ظاہر ہوئے۔ مگر حضورؐ فرماتے ہیں کہ مجھے اسلئے بھیجا گیا ہے کہ میں اخلاق کی جملہ خوبیوں اور کمالات کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤں۔ سب سے بڑھ کر آپؐ کے متعلق خدا تعالیٰ نے گواہی دی کہ انک لعلی خلق عظیم کہ آپؐ اخلاق عظیم کے حامل ہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اسوہ حسنہ قرار دیا ہے کہ آپکا اٹھنا بیٹھنا اور ہر حرکت قابل اتباع ہے۔ اگر آپؐ کی احادیث کا مطالعہ کیا جائے۔ تو انسان ایک خاص روحانی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ جو مردہ دلوں میں زندگی۔ مایوس قلوب میں بشاشت اور طمانیت کی روح پیدا کرتی ہیں۔ اور ان ارشادات پر عمل کرنا عین سعادت ہے اور رضاء ربانی ہے۔ آپ نے ان اخلاق پر عمل کرکے دنیا کو بتلا دیا کہ اخلاق کیا ہوتے ہیں اور ان پر عمل کرنے سے انفرادی اور اجتماعی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو آپؐ کے یہ کارہائے نمایاں۔ آپؐ کے بلند اخلاق اور صفات حسنہ سے متصف ہونا اتنا پسند آیا کہ آپؐ کے حق میں فرمایا ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کہ اللہ اور اس کے فرشتے اس عظیم الشان نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے مومنو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو یہ اعزاز ☆

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبولیت دُعا کے واقعات

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ مغربی افریقہ)

(۱)

۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے جبکہ خاکسار پہلی بار تبلیغ اسلام کے لئے سیرالیون مغربی افریقہ میں تھا اور میرا تقرر وہاں کے حلقہ بو میں ہوا۔ اب تو بو کاؤں کافی حد تک ترقی کر چکا ہے اور گورنمنٹ سکولز کالج اور ہسپتال وغیرہ تعمیر ہو چکے ہیں۔ مگر اس وقت وہاں کچھ بھی نہیں تھا خاکسار کو وہاں ایک دفعہ بخار ہو گیا۔ تین چار یوم جب گزر گئے تو حالت زیادہ خراب ہو گئی چلنا پھرنا بھی مشکل ہو گیا۔ وہاں کوئی ڈاکٹر نہیں تھا کہ جس سے علاج کروا سکتا۔ بو سے قریباً ۸۰ میل دور ایک گاؤں سیگبیما میں ہسپتال تھا۔ احباب جماعت نے مجھے وہاں جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ خاکسار بذریعہ لاری وہاں کے لئے روانہ ہوا۔ اس وقت سیرالیون میں دریاؤں پر پل وغیرہ کوئی نہیں تھے اور لاریاں کشتیوں کے ذریعہ گزاری جاتی تھیں اور بو کے پاس ہی ایک دریا تھا جس کو کشتی کے ذریعہ پار کرنا تھا ہماری لاری جب دریا پر جا کر رکی تو کیا دیکھتے ہیں ایک لائن لاریوں کی وہاں کھڑی ہے اور کشتی خراب ہونے کی وجہ سے کوئی بھی لاری گزر نہیں سکتی چونکہ وہاں کافی دیر انتظار کرنی تھی اور خاکسار کی طبیعت خراب ہو رہی تھی لہذا میں وہاں سے ہی واپس چلا آیا۔ مشن ہاؤس کے راستہ میں ایک احمدی دوست کا گھر تھا وہاں آکر میں کچھ دیر کے لئے لیٹ گیا اور پھر آہستہ آہستہ مشن ہاؤس آ گیا۔ وہاں آتے ہی مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ حضور اقدس رضی اللہ عنہ کو اپنی اس حالت سے آگاہ کروں اور دعا کے لئے درخواست کروں۔ چنانچہ اسی وقت ایک خط حضور کی خدمت میں تحریر کیا اور شفایابی کے لئے درخواست دعا کی۔ یہ قریباً ظہر کا وقت تھا۔ ادھر خط پوسٹ کیا اور ادھر عصر کے قریب میرا بخار ہلکا ہونا شروع ہو گیا اور شام تک خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہو گیا اور رات خیریت سے گزر گئی۔ اگلے روز عید الفطر تھی۔ خدا تعالیٰ نے نماز عید پڑھانے کی بھی توفیق دے دی اور اس طرح حضور رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ آپ کے خط لکھتے ہی میری دعا شروع ہو جاتی ہے اپنی ذات میں اسے پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲)

سیرالیون میں ہمارے ایک نہایت ہی مخلص دوست پیراماؤنٹ چیف گمانگا ہیں جو سیرالیون جماعت کے پریذیڈنٹ بھی ہیں وہ وہاں کے جنرل الیکشن میں دو دفعہ ناکام ہوئے ۱۹۶۲ء میں دوسری بار جب ناکام ہوئے تو انہوں نے حضور اقدس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی جس کے جواب میں حضور رضی اللہ عنہ نے ان کو تسلی کا خط تحریر فرمایا۔ خاکسار نے بھی انہیں ہمدردی کا خط لکھا جس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے جواب اور آپ رضی اللہ عنہ کے خط سے مجھے بہت تسلی ہوئی ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کی اس ناکامی کو کسی اور رنگ میں کامیابی کا ذریعہ بنا دے گا۔

سیرالیون کو اپریل ۱۹۶۱ء میں آزادی ملی۔ اس کے بعد انگریزوں کو آہستہ آہستہ اہم عہدوں سے ہٹا کر ان کی جگہ افریقن کو لگایا جا رہا تھا۔ سیرالیون کی پبلک سروس کمیشن بورڈ جس کے ایک ڈائریکٹر ہمارے ایک احمدی دوست بھی تھے اور چیئرمین ایک انگریز تھے۔ اب اس چیئرمین کے جانے کا سوال پیدا ہوا اور اس کی جگہ کسی لوکل کا تقرر ہونا تھا۔ جس کے لئے وزیر اعظم نے دفتر سے نام طلب کئے۔ جب وہ فہرست وزیر اعظم کے پیش کی گئی تو اس نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ اس پر پیراماؤنٹ چیف گمانگا کا نام درج نہیں اس کو بھی درج کیا جائے۔ اس کے بعد جب انتخاب ہوا۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کو کامیابی عطا فرمائی اور وہ انگریز کی جگہ بورڈ کے چیئرمین مقرر ہوئے جب یہ واقعہ ہوا تو مجھے کوئی علم نہیں تھا۔ میں دوپہر کے وقت فری ٹاؤن مشن ہاؤس میں بیٹھا تھا کہ چیف موصوف وہاں تشریف لائے اور جملہ حالات بیان کرنے کے بعد کہنے لگے یہ لیں ۵۰ پونڈ (قریباً ایک ہزار روپیہ) اور میری طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فوراً ارسال کر دیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی وہ بات پوری ہو گئی کہ آپ کی یہ ناکامی اللہ تعالیٰ کسی اور رنگ میں پوری کر دے گا۔ مجھے یہ ہرگز امید نہیں تھی کہ میں یہ اہم پوسٹ حاصل کر سکوں گا اور مخالفت بھی کافی تھی مگر خدا تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کے طفیل مجھے اس اہم عہدہ پر سرفراز فرمایا ہے۔ اگر میں الیکشن میں کامیاب بھی ہو جاتا تو زیادہ سے زیادہ میں وزیر بے محکمہ بن سکتا مگر اب جو عہدہ مجھے ملا ہے وہ ایک رنگ میں وزیر سے بھی زیادہ اہم ہے اور علاوہ معقول تنخواہ کے اور بہت سی سہولتیں بھی دی گئی ہیں۔

پس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی قبولیت دعا کے نہ صرف ہم مبلغین مشاہد و ناطق ہیں بلکہ افریقن دوست بھی اس پر کامل یقین رکھتے تھے اور ہر مشکل وقت میں حضور رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کرتے اور قبولیت دعا کا نشان دیکھکر ان کے ایمانوں میں تازگی پیدا ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس مقدس وجود کو جو اپنی دعاؤں اور شفقت، ہمدردی اور محبت سے ہمارے دلوں کے لئے ایک ڈھارس تھا اپنے خاص فضل سے اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

اور اکرام آپؐ کو کیوں دیا گیا؟ اس کا جواب صرف ایک فقرہ میں یوں ہے۔

محمد ہی نام محمد ہی کام

(الہام)

یوم میلاد النبیؐ کی تقریب پر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیہ عقیدت مختلف طریقوں سے پیش کئے جاتے ہیں۔ قسما قسم کی خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ مگر اس ہدیہ عقیدت کی بہترین عملی صورت یہ ہے کہ جس غرض اور مقصد عظیم کے لئے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور جن صفات و اخلاق کی آپؐ نے تعلیم و تکمیل فرمائی ہم ان پر عمل کریں۔

درخواست دُعا

میرے بیٹے خواجہ رشید احمد صاحب کا ۵ر جولائی ۶۲ء سے بی۔ ایس سی کا امتحان شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خواجہ حمید احمد سمٹ بلڈنگ نزد رتن باغ لاہور)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/-
نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تحریک جدید

"تحریک جدید کی غرض نوجوانوں میں احمدیت کی روح پیدا کرنا ہے اور تبلیغ اسلام و احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی تھی کہ مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں کہ احمدیت اسی کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ پس درحقیقت اس پیشگوئی میں تحریک جدید کے قیام کی پیشگوئی تھی اور تحریک جدید کا قیام اس پیشگوئی کے ذریعہ سے ۱۹۳۴ء سے نہیں بلکہ ۱۸۸۶ء سے بنتا ہے۔ یعنی اڑتالیس سال پہلے خدا تعالیٰ اس کی بنیاد قائم کر چکا تھا اور اگر اور گہرا غور کریں تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ درحقیقت ۱۳۰۰ سال پہلے تحریک جدید کا قیام ہو چکا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ اس نے اسلام کو اس لئے بھیجا کہ لیظھرہ علی الدین کلہ کہ تا اسلام کا دنیا کے سب مذاہب پر غلبہ ہو جائے اور مفسرین لکھتے ہیں کہ جس زمانہ کے متعلق یہ خبر ہے وہ آخری زمانہ یعنی مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے۔ پس تحریک جدید درحقیقت اسی پیشگوئی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہے اور ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وقت پر پورا کرتا ہے وہ لیظھرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے اور محمد رسول اللہ کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھائی پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے جو وعدہ کرکے اس میں کمزوری دکھلائے بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ خواہ ابھی اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو"

(دستخط مرزا محمود احمد مطبوعہ الفضل یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء)

(مرسلہ مجلس خدام الاحمدیہ ــــ ربوہ)

کوٹ احمدیاں میں کامیاب جلسہ

مورخہ ۲۸ جون ۸ بجے رات سے ۱۱ بجے رات تک کوٹ احمدیاں میں جلسہ منعقد ہوا صدارت کے فرائض مکرم چوہدری غلام نبی صاحب نے ادا فرمائے۔ تلاوت قرآن کریم کبیر الدین صاحب نے کی اس کے بعد جمیل احمد صاحب نے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا اس کے بعد چوہدری شریف احمد صاحب اور کبیر الدین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر تقاریر فرمائیں۔ یہ دونوں احباب عارضی وقف کے ایام کے سلسلہ میں کراچی سے آئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقریر فرمائی اور مکرم لال دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد محترم مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ بالآخر جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ جلسہ میں غیر از جماعت افراد بھی شریک ہوئے اور تمام کارروائی پورے سکون اور توجہ سے سنی گئی۔

باکمال سٹاف ــــ لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ (مینیجر)

تحریک جدید کا جہاد کبیر ایک تاریخی دور ہے

حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک ہی ہوا کرتی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار دور ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین حضرت نوح سے لے کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آ رہی ہیں ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔

پس اے دوستو!! میرے مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار معدے کی خرابی اور انتڑیوں میں زخم ہونے کی وجہ سے علیل ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ جو کہ عنقریب ہونے والا ہے۔

رشید احمد سیکرٹری مال گوکھو چوہدری رحمت علی۔ ضلع نوابشاہ

۲۔ میری لڑکی نے میٹرک کا اور لڑکے نے ایف اے کا امتحان دیا ہے

میاں خیر محمد احمدی نائب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

۳۔ امسال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے تقریباً پچاس (۵۰) احمدی طلباء مختلف جماعتوں کا امتحان دے رہے ہیں۔

(محمود مجیب اصغر فائنل ایئر سول انجینئرنگ سٹوڈنٹ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

۴۔ بندہ چند مقدمات میں پھنسا ہوا ہے۔ (مرزا احمد سرور چیچہ وطنی)

احباب جماعت ان سب کے لئے صحت، کامیابی اور بریت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

اعلان نکاح

مبشر احمد صاحب گوندل ابن چوہدری سلطان احمد صاحب گوندل کا نکاح امتہ الجمیل صاحبہ بنت چوہدری مسعود احمد صاحب ججہ کے ہمراہ مبلغ -/۱۵۰۰ (ڈیڑھ ہزار روپیہ) مہر پر مکرم چوہدری محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھوو گوندل نے مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۶ء کو پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔ (برکات احمد ذبیح جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اعلان

دو کنال کا پلاٹ فیکٹری ایریا کے وسط میں قابل فروخت ہے۔ یہ قطعہ دو لڑکوں کے چوک میں کونے پر واقعہ ہے اردگرد کے اکثر قطعات آباد ہو چکے ہیں۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت فرمائیں

احمد خاں نسیم

انچارج اصلاح و ارشاد مقامی۔ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو انگریزی طلب فرمائیں

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں یہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۸۲۹۸

میں عبدالرشید ملک ولد ملک عبدالرحمٰن صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ماڈرن موٹرز لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی۔ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ؍ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ یک صد (۱۰۰) روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے فقط ۲۳ ؍ اپریل ۱۹۶۶ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد عبدالرشید بقلم خود

گواہ شد :۔ سید نذیر احمد اسسٹنٹ سیکرٹری مال کراچی

گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل ۱۸۲۹۹

میں محمود احمد ولد فاضل اللہ دین قوم خوجہ پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چاٹگام ضلع چاٹگام صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ چھ صد (۶۰۰) روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ انشاءاللہ اور آمد میں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت اس تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمود احمد۔ مارکیٹ بلڈنگ۔ ہوزنگ سوسائٹی ناصر آباد چاٹگام۔ مشرقی پاکستان

گواہ شد :۔ محمد افضل کاشمیری ولد محمد عبداللہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ چٹا گانگ مشرقی پاکستان۔

گواہ شد :۔ غلام احمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نمبر ۸ کٹرالا روڈ چٹاگانگ

مسل ۱۸۳۰۰

میں انیسہ بیگم زوجہ محمود احمد قوم خوجہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چٹاگانگ ڈاک خانہ چٹاگانگ ضلع چٹا گانگ صوبہ مشرقی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے جو دو سیٹ زیور پر مشتمل ہے۔

۱۔ دو گلوبند۔ سونے کی چار چوڑیاں۔ ایک پونچی۔ ایک کڑا دو کان بالیاں۔ اور دو انگوٹھیاں جن کی موجودہ قیمت تقریباً دو ہزار روپے ہیں۔

۲۔ موتی کا سیٹ ۲ گلوبند موتی کے ۲ ہاتھ کے کڑے۔ ایک پونچی۔ ۲ کان کی بالیاں۔ اور دو انگوٹھیاں جن کی قیمت دو ہزار روپے ہے۔ کل جملہ زیور کی قیمت چار ہزار روپے ہوئی

۳۔ میرا حق مہر مبلغ ۳۰۰۰/ روپے ہے جو واجب الادا ہے۔ میں اپنے زیور اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد دفتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

مجھے اس وقت اپنے شوہر کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ میں آمد میں کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی۔

الامۃ انیسہ بیگم محمود۔ مارکیٹ بلڈنگ ہوزنگ سوسائٹی ناصر آباد چٹاگانگ مشرقی پاکستان۔

گواہ شد :۔ محمد افضل کاشمیری سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ چٹاگانگ۔ مشرقی پاکستان

گواہ شد :۔ GHULAM AHMAD — PRESIDENT AHMADYYA NO, 8 KATALA ROAD CHITTAGONG — E. PAK.

نوٹ :۔

میں محمود احمد اپنی بیوی محترمہ انیسہ بیگم کے حق مہر مبلغ ۳۰۰۰/ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ العبد :۔ محمود احمد

مارکیٹ بلڈنگ ہاؤسنگ سوسائٹی ناصر آباد چاٹگام۔ مشرقی پاکستان

گواہ شد :۔ محمد افضل کاشمیری سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ چٹاگانگ مشرقی پاکستان

—:—

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
گولبازار۔ ربوہ سے حاصل کریں۔ (مینیجر)

ضروری اعلان

جون ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ ؍ جولائی ۶۶ء تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا

(مینیجر الفضل)

ہمدرد نسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

جماعت احمدیہ ڈھاکہ کا فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے ایمان افروز مظاہرہ

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فاؤنڈیشن کے لئے وعدہ جات اور وصولی کے کام کے سلسلہ میں مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۶ء کو ڈھاکہ تشریف لائے۔ بعد مشورہ امیر صاحب ڈھاکہ بہت سے احباب جماعت کے ساتھ آپ کی انفرادی ملاقاتوں کا انتظام کیا گیا۔ الحمد للہ ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں فاؤنڈیشن کے لئے مخصوص وعدہ جات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اور وصولی بھی ہوئی۔ پھر بروز جمعہ آپ نے خطبہ جمعہ میں فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرنے کے علاوہ حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ اسلام، اشاعت علوم قرآن، ترقی جماعت اور بہبودی بنی نوع انسان کے لئے بے مثال قربانیوں اور خدمات کو یاد دلایا۔ انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں صحابہؓ کے پاک نمونوں اور مخلصین جماعت کی اعلیٰ قربانیوں کو پیش کیا۔ اور اس طرح اس اہم اور مبارک تحریک میں جماعت کے ہر فرد کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُرزور تحریک فرمائی چنانچہ نماز کے بعد ہی حاضر الوقت احباب میں سے جو ابھی تک اس میں شامل نہیں ہو سکے تھے وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اپنے وعدے لکھوانے لگے اور جو پہلے وعدے کر چکے تھے ان میں سے بہتوں نے اپنے وعدوں میں گرانقدر اضافے کرائے مثلاً مکرم شیخ ظفر احمد صاحب آف نیشنل انڈسٹریز نے بہت بڑے اضافہ کے ساتھ بیس ہزار کا وعدہ لکھوایا۔ بہنوں میں سے محترمہ رفیعہ سلطانہ صاحبہ نے ایک جوڑا طلائی چوڑیاں پیش کر دیا۔ اور جن دوستوں کے چھوٹی رقموں کے وعدے تھے انہوں نے بھی کئی کئی گنا اضافہ کیا اور بہت سے احباب نے نقد ادائیگی کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس غرض سے کہ جماعت کا کوئی فرد اس مبارک تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے، محترم شیخ صاحب موصوف کی ہدایت کے مطابق جناب شہید الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈھاکہ، شیخ ظفر احمد صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد نے ان سب احباب کی فہرست تیار کر کے جو ابھی تک شمولیت سے رہ گئے تھے ان سے فرداً فرداً ملاقات کر کے وعدے لینے شروع کئے۔ امید ہے کہ ڈھاکہ جماعت کے وعدے ایک لاکھ روپیہ سے اوپر پہنچ جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

خاکسار احمد صادق محمود
مبلغ سلسلہ مقیم ڈھاکہ

اخلاص و عقیدت کا والہانہ اظہار

مورخہ ۲۴ جون کو جب محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے ڈھاکہ میں خطبہ جمعہ کے دوران فضل عمر فاؤنڈیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی تو محترمہ رفیعہ سلطانہ صاحبہ نے نماز کے معاً بعد اپنی دو عدد طلائی چوڑیاں اس فنڈ میں پیش کرتے ہوئے جو خط لکھا اس کا متن درج ذیل ہے:-

"محترم مولوی صاحب! السلام علیکم
دل پر فوری تحریک ہونے کی وجہ سے میں اپنی دو چوڑی فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے پیش کر رہی ہوں۔ دعا کریں کہ خداوند کریم قبول کرے اور نیکی کی توفیق دے۔ میرے بچوں کو دین کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔ والسلام
رفیعہ سلطانہ"

اعلان

مسافروں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم جولائی سے ریلوے کرایہ میں جو اضافہ ہوا ہے اس کا تیسرے درجہ کی لاہور کی رعائتی ٹکٹوں اور واپسی ٹکٹوں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ لاہور کی رعائتی ٹکٹ ۳/۲۰ روپے میں ملے گی اور واپسی ۵/۵۰ روپے میں ملے گی دوست مطلع رہیں۔

(محمد داؤد اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کا گیارہواں مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کے آئندہ مرکزی اجتماع کے لئے

۲۸ - ۲۹ - ۳۰ اکتوبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں! انصار کو چاہیئے کہ ابھی سے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

عزیز کریم اللہ نے وسکونسن (امریکہ) سے اطلاع دی ہے کہ اس کا پی ایچ ڈی کا فائنل امتحان بتاریخ ۵ اور ۸ جولائی بروز منگل اور جمعہ ہو رہا ہے۔ عزیز نے بزرگوں کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے پہلے کی طرح اعلیٰ اور نمایاں کامیابی سے نوازے۔

براہ مہربانی احباب عزیز کو ان دنوں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھ کر ممنون فرمادیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مسعود احمد ... زیدی انسپکٹر وقف جدید ربوہ)

احباب کی خدمت میں گزارش

یکم جولائی سے پوسٹ کارڈ کی قیمت سات پیسے ہو گئی ہے بعض احباب ابھی تک ۵ پیسے والا پوسٹ کارڈ بھجوا رہے ہیں جو دفتر ہذا میں بیرنگ ہو کر پہنچ رہے ہیں۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ پوسٹ کارڈ پر سات پیسے کی ٹکٹ لگایا کریں۔

(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۲

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء تک کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر نامزد فرمایا ہے:-

۱-	خاکسار محمد الدین	صدر۔ صدر انجمن احمدیہ
۲-	محترم مرزا عزیز احمد صاحب	ناظر اعلیٰ
۳-	محترم میاں غلام محمد صاحب اختر	ناظر دیوان صنعت و تجارت
۴-	محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ	ناظر بیت المال (آمد)
۵-	محترم میجر عارف زمان صاحب	ناظر امور خارجہ
۶-	محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ناظر زراعت
۷-	محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس	ناظر اصلاح و ارشاد
۸-	محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	ناظر امور عامہ
۹-	محترم چوہدری فضل احمد صاحب	ناظر تعلیم
۱۰-	محترم صوفی غلام محمد صاحب	ناظر بیت المال (خرچ)
۱۱-	محترم سید داؤد احمد صاحب	ناظر خدمت درویشاں
۱۲-	محترم صدر صاحب انصار اللہ	ناظر انصار
۱۳-	محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ	ناظر شبان
۱۴-	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	وکیل اعلیٰ تحریک جدید
۱۵-	محترم مرزا عبد الحق صاحب	
۱۶-	محترم شیخ بشیر احمد صاحب	
۱۷-	محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر	
۱۸-	محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب	
۱۹-	محترم قاضی محمد اسلم صاحب	

(محمد دین صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)